45617- کیا خودکشی کرنے والی کی نماز جنازہ جائز ہے ؟

سوال

مہربانی فرما کر مجھے معلومات فراہم کریں کہ : کیا خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

کسی جان کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے، اور ایسا کرنے والے کے متعلق بہت شدید قسم کی وعید آئی ہے، لیکن وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، اور سنت نبویہ میں خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ عام لوگوں کا ادا کرنا ثابت ہے، اور خاص لوگوں، مثلا اہل علم وفضل اور امیر کے لیے مشروع یہی ہے کہ وہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائے، تا کہ اس طرح کے لوگوں کو عبرت حاصل ہو، اور وہ ایسا کا کرنے سے باز آجائیں.

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنے آپ کو تیر سے ہلاک کر لیا تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائی.

صحیح مسلم حدیث نمبر (978).

اور مشقص عریض تیر جس کی ایک طرف تیز ہو اسے مشقص کہا جاتا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

علماء کا کہنا ہے : یہ حدیث خودکشی سے نفرت پر محمول ہے، جس طرح کہ مقروض شخص کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے صحابہ کرام نے مقروض کی نماز جنازہ ادا کی، اور یہ قرض سے نفرت دلانے کے لیے تھا، اس لیے نہیں کہ وہ کافر ہے.

اور امام مالک رحم اللہ تعالی کے ہاں حد کی بنا پر رجم کردہ اور فاسق شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے، یہ اس لیے تا کہ انہیں عبرت حاصل ہو.

دیکھیں : شرح المسلم للنووی (47/7).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ایک شخص بزرگ اور پیر ہونے کا دعوی کرتا تھا، اس نے ایک اژدہا دیکھا تو اس کے پاس آنے والے چند لوگ اس اژدہے کو مارنے کے لیے اٹھے تو پیر صاحب نے انہیں منع کر دیا اور اپنی کرامت دکھانے کے لیے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا، تو اژدہے نے پیر کو ڈسا اور پیر صاحب مر گئے، تو کیا اس کی نماز جنازہ جائز ہے کہ نہیں ؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

سب تعریفات اللہ تعالی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنہار ہے، اہل علم و فضل اور دین والوں کو اس کا اور اس طرح کے لوگوں کا نماز جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے، اگرچہ عام لوگ اس کی نماز جنازہ ادا کرلیں.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خودکشی کرنے والے، اور مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی نماز جنازہ خود ادا نہیں کہ بلکہ فرمایا تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو، اور سمرۃ بن جندب سے لوگوں نے کہا کہ : تمہارا بیٹا رات کو نہیں سویا، تو وہ کہنے لگے : کس سبب کی بنا پر؟ (یعنی کیا وہ زیادہ کھانے کی بنا پر نہیں سویا) تو انہوں نے جواب دیا : جی ہاں وہ کہنے لگے :

اگر وہ مرجاتا تو میں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھتا.

تو سمرۃ نے یہ بیان کیا کہ اگر وہ زیادہ کھانے کی وجہ سے مرجاتا تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھتے؛ کیونکہ اس نے زیادہ کھا کر خودکشی کی، لھذا یہ شخص جس نے اژدہا کو مارنے سے روکا اور خود اپنے ہاتھ میں پکڑلیا حتی کہ اژدہے نے اسے قتل کردیا، تو اہل علم و فضل اور دین رکھنے والوں کے لیے زیادہ بہتر اور اولی یہی ہے کہ وہ اس کی نماز جنازہ ادا نہ کریں؛ کیونکہ اس نے خودکشی کی ہے....

دیکھیں : الفتاوی الکبری (3/20–21).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے یہ بھی کہا :

اور جو کوئی ان میں کسی ایک - یعنی مال غنیمت میں خیانت کرنے والے اور خودکشی کرنے والے، اور مقروض - کی نماز جنازہ ادا کرنے سے باز رہا تاکہ اس طرح کے لوگوں کو عبرت حاصل ہو اور وہ اپنے فعل سے باز آجائیں تو ان کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا بہتر ہے، اگرچہ وہ ظاہرا نماز جنازہ ادا نہ کریں اور باطن میں اس کے لیے دعا کرلیں تاکہ دونوں مصلحتیں جمع کی جا سکیں : تو یہ دو مصلحتوں میں سے کسی ایک کے نہ ہونے سے زیادہ بہتر اور اولی ہے.

دیکھیں : الاختیارات صفحہ نمبر (52).

اور شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کیا خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

سب گنہگاروں کی طرح اس کی بھی بعض عام مسلمان نماز جنازہ ادا کریں گے؛ کیونکہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ ابھی تک اسلام کے حکم میں ہے.

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ بن باز (13/162).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ :

کیا خودکشی کرنے والے کو غسل دیا جائے گا اور اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

خودکشی کرنے والے کو غسل بھی دیا جائے گا، اور نماز جنازہ بھی ادا کی جائیگی اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے گا، کیونکہ وہ گنہگار اور مرتکب معاصی ہے، کافر نہیں، اس لیے کہ خودکشی کرنا معصیت و گناہ ہے کفر نہیں.

اور جب کوئی شخص خودکشی کرلے (اللہ اس سے محفوظ رکھے) تو اسے غسل بھی دیا جائے گا، اور اسے کفن بھی پہنایا جائے گا، اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائیگی، لیکن بڑے امام اور اہم لوگوں کو اسکی نماز جنازہ نہیں ادا کرنی چاہیے تا کہ اس برائی کا انکار کیا جائے اور اسے روکا جا سکے، تا کہ یہ گمان نہ ہو سکے یہ اس کے عمل اور فعل پر راضی تھے، بڑا امام، یا حکمران، یا قاضی حضرات یا علاقے کا سردار یا امیر جب اس چیز کو روکنا ترک کردے اور یہ اعلان کرے کہ یہ غلط اور خطا ہے تو یہ بہتر ہے، لیکن بعض مسلمان اسکی نماز جنازہ ادا کریں.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (122/13) اور فتاوی اسلامیۃ (62/2).

واللہ اعلم.